الجواب حامداً و مصلياً و مسلماً۔

مفتی غیب نہیں جانتا، مفتی سوال کے مطابق جواب دینے کا پابند ہوتا ہے۔ لہذا اگر سوال کرنے والا سوال میں غلط بیانی کر کے اپنے حق میں جواب حاصل کر لے تو اسکا سارا وبال سوال کرنے والے پر عائد ہوتا ہے، نیز اسطرح جواب حاصل کر لینے سے حرام حلال نہیں ہوتا۔

اس تمہید کے بعد واضح ہو کہ اگر تین طلاقوں والی تحریر واقعۃً آپ نے نہیں لکھی اور نہ آپ نے کسی کو لکھنے کا کہا اور پھر تحریر لکھنے والوں کے اصرار پر آپ نے دستخط کرتے ہوئے برملا سب کے سامنے اسکا اظہار کیا اور ان کو گواہ بنایا کہ صرف ایک مرتبہ پر دستخط کر رہا ہوں تو شوہر کے اقرار کے مطابق اسکی بیوی پر صرف ایک طلاقِ رجعی واقع ہوئی ہے۔ لہذا شوہر عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گزر چکی ہو تو باہمی رضامندی سے نئے مہر پر دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور یہ آئندہ کیلئے صرف دو طلاقوں کا مالک رہے گا۔

فی الهندية: (۱/۳۷۸)

وإذا كتب الطلاق واستثنى بلسانه أو طلق بلسانه واستثنى بالكتابة هل يصح؟ لا رواية لهذه المسئلة و ينبغي أن يصح كذا في الظهيرية۔

وفی الشامية: (۳/۲۳۸)

(قوله أو هازلا) أي فيقع قضاء وديانة ... ثم نقل عن البزازية والقنية لو أراد به الخبر عن الماضي كذبا لا يقع ديانة فإن أشهد قبل لا يقع قضاءً أيضاً۔

(جاری ہے۔)

Scanned by CamScanner

وفی الدر المختار (۳/۲۹۳)

قال أنت طالق أو أنت حر وعنى الإخبار كذبا وقع

قضاء إلا إذا أشهد على ذلك - والله تعالى اعلم

شمس الحق غفر الله له

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۱۰/۹/۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۰-۹-۱۴۲۸ھ

مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح

بندہ محمد عبد الرؤف سکھروی عفی عنہ

۱۱-۹-۲۸ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد المنان عفی عنہ

۱۱/۹/۱۴۲۸ھ

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح

بندہ عبد اللہ [illegible]

۱۱/۹/۱۴۲۸ھ

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳/۹۹۵
مورخہ ۱۱/۹/۲۸
جامعہ دار العلوم کراچی